سوال

(179) عورتیں اگر قبرستان جاکر واویلا وغیرہ نہ کریں تو ان کا قبرستان میں جانا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر عورتیں قبرستان میں جاکر شرک اور واویلا نہ کریں تو ان کا قبرستان میں جانا جائز ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ قبرستان جانے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ ان میں کونسی بات صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کے لیے زیارتِ قبور جائز ہے۔ اس سلسلہ میں وارد چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ رسولِ اکرم ﷺ کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا، دیکھا کہ وہاں ایک عورت رو رہی ہے۔ فرمایا:

'اِتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِی' (صحیح البخاری، بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ القَبْرِ: اصْبِرِی، رقم: ۱۲۵۲، صحیح مسلم (۲۲۸-۶/۲۷)

''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔''

وجہ استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو اللہ سے ڈر اور صبر کی تلقین کی ہے۔ اگر عورت کے لیے زیارتِ قبور نا جائز ہوتی تو اسے منع فرمادیتے۔ اصولِ فقہ کا قاعدہ معروف ہے:

'تَأْخِیرُ الْبَیَانِ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ لَا یَجُوزُ'

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا' (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النَّبِی ﷺ ربّہ عزوجل فِی زِیَارَةِ قبر امّہ، رقم: ۲۲۶۰، ۲۲۶۱)

''میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، سو تم قبروں کی زیارت کرو۔''

حدیث ہذا میں عمومی رخصت مرد و زن سب کو شامل ہے۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن کی قبر کی زیارت کی تو عبداللہ بن ابی ملیکہ نے ان سے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو زیارتِ قبور سے منع

نہیں فرمایا تھا؟ کہا ہاں مگر بعد میں آپ ﷺ نے ان کو زیارتِ قبور کی اجازت فرما دی۔ (مستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، رقم: ۱۳۹۲، السنن الکبریٰ للبیهقی، باب ما وَرَدَ فِي... الخ، رقم: ۲۰۰۷)

حاکم نے اس پر سکوت کیا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے اور حافظ عراقی نے تخریج ''اِحیاء علوم الدین'' میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔ (۵۲۱/۴)

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے دریافت کیا کہ جب قبرستان جاؤں تو کیا دعا پڑھوں؟ تو جواباً آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو:

'اَلسَّلَامُ عَلٰی اَہْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآئَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ' (صحیح مسلم (۴۴/۷)، بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُوْرِ وَالدُّعَاءِ لِأَہْلِہَا، رقم: ۹۷۴، سنن النسائی (۹۲/۴-۹۳)، الْأَمْرُ بِالِاسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِینَ، رقم: ۲۰۳۷)

اور جو لوگ عورتوں کو زیارتِ قبور سے منع کرتے ہیں ان کا استدلال اس روایت سے ہے کہ:

'لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ' (سنن ابی داود، بابٌ فِي زِیَارَۃِ النِّسَاءِ الْقُبُورَ، رقم: ۳۲۳۶، سنن النسائی، التَّغْلِیظُ فِي اتِّخَاذِ... الخ، رقم: ۲۰۴۳)

''یعنی رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔''

اور بعض الفاظ میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (مسند الطیالسی: ۱۷۱/۱، سنن ابن ماجہ، ابواب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن زیارۃ النساء القبور، رقم: ۱۲۸۱، المشکاۃ، رقم: ۱۷۷۰)

علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ممکن ہے مراد اس سے وہ عورتیں ہوں جو کثرت سے زیارت قبور کرتی ہیں۔'' اور علامہ قرطبی فرماتے ہیں: ''بعض اہل علم نے ترمذی کی روایات میں وارد لعنت کو کثرت زیارت پر محمول کیا ہے کیونکہ زوارات مبالغہ کا صیغہ ہے۔'' (المرعاۃ: ۲۵۲/۲)

نیز امام موصوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر عورت قبرستان میں زیادہ نہ جائے، نوحہ نہ کرے، مرد کے حقوق ضائع نہ کرے تو اس کو جانا جائز ہے۔ ورنہ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے جو زیارت کرنے والی عورتوں کو لعنت کی ہے یہ رخصت سے پہلے تھی، جب رخصت ہوئی تو عورتوں مردوں سب کو ہوگئی اور عورتوں کے لیے جو زیادہ مکروہ ہے وہ صرف بے قراری اور بے صبری کی وجہ سے ہے۔''

اور علامہ شوکانی نے اس کو اعتماد کے قابل و لائق بتایا ہے۔ بلاشبہ مختلف احادیث کو تطبیق دینے کی یہ ایک بہترین صورت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 203

محدث فتویٰ